قیامت اوراس کی نشانیوں پر ایمان اصلا ایمان بالیوم الآخر کا جزء ہے، علامات قیامت پر ایمان دراصل ایمان بالیوم الآخر کا مقدمہ ہے، قیامت قائم ہونے سے پہلے بہت سی نشانیاں، علامات وامارات ظاہر ہوں گی، جس کی پیشین گوئی کتاب وسنت میں کردی گئی ہے، ان نشانیوں کا ظہور قیامت کے قریب ہونے اور عالم دنیا کے فناو زوال کی دلیل ہے ،جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ”تو کیا یہ قیامت کا انتظار کررہے ہیں، کہ وہ اُن کے پاس اچانک آجائے یقیناً اُس کی علامتیں آچکی ہیں، (محمد: ۱۸)

جو خاموش پیغام دے رہی ہے کہ اے دنیائے فانی میں رہنے والو غفلت کی چادر کو اتار کر یوم آخرت کی تیاری میں لگ جاؤ، وقوع قیامت کا معاملہ اس قدر عظیم ہے کہ نبی کریم ﷺ اس سے پہلے ظاہر ہونے والے ہلاکت خیز فتنوں کی نشاندہی فرمائی، اس کی ایک ایک نشانیوں سے اپنی امت کو آگاہ کیا، اور اس کے بیان کرنے کا خاص اہتمام فرمایا، احادیث کی شاید ہی کوئی ایسی کتاب ہو جس میں قیامت کی نشانیوں پر کثرت کے ساتھ احادیث نہ بیان کی گئی ہوں، اشراط قیامت اور فتن پر مستقل ابواب اور کتابیں لکھی گئیں، قاضی عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ,,والأحاديث في هذا الباب بحر لا يدرك قعره، (الشفا: ۱/۳۳۵) علامات قیامت کے باب میں احادیث رسول ﷺ کا بحر ذخار موجود ہے جس کی گہرائی کا ادراک نہیں کیا جاسکتا،،

بلکہ قرون اولی سے لے کر آج تک علماء امت نے اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر ہر دور میں مستقل تالیف وتصنیف کا خاص اہتمام کیا ہے، علامات قیامت کی معرفت اور صحیح علم خوف الہی کا باعث اور دنیا کی لذتوں کو کاٹ دینے کا ذریعہ ہے، انسان کی سیرت واخلاق کی درستگی اور اصلاح کا نقطۂ اعتدال ہے، آخرت کے دن کی تیاری پر آمادہ کرنے کا محسوس ترین راستہ ہے، یوم آخرت کے حالات وشدائد، فتنوں کے بارے میں جس قدر نصیحت اور ترغیب وترہیب کا پہلو کمزور پڑتا جائے گا لوگ دنیا کی لذتوں اور مختلف طرح کے فتنوں کا شکار ہوتے جائیں گے، قیامت قائم ہونے سے پہلے علامتوں اور نشانیوں کا ظہور وحی آسمانی اور نبوی پیشین گوئیوں پر مبنی ہے، جو بالکل برحق اور سچی ہے، اس لئے انسانیت جس قدر آگے بڑھتی جائے گی ان علامات کو اپنی آنکھوں سے دیکھتی جائے گی، بلکہ آج ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں جس میں بہت سی واضح نشانیاں ظہور پذیر ہوچکی ہیں، علامہ البرزنجی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ,,لذا كان حقا على كل عالم أن يشيع أشراطها، ويبث الاحاديث والأخبار الواردة فيها بين الأنام، ويسردها مرة بعد أخرى على العوام، فعسى أن ينتهوا عن بعض الذنوب ويلين منهم بعض القلوب وينتبهوا من سنة الغفلة، ويغتنموا المهلة قبل الوَهلة، (الاشاعة لأشراط الساعة: ص: ۲۶) ”لہذا ہر عالم دین پر ضروری ہے کہ قیامت کی نشانیاں واضح کرے، اور اس بارے میں وارد احادیث واخبار کو تمام لوگوں میں بیان کرے، اور عوام الناس کو یکِ بعد دیگرے مسلسل بتاتا رہے، بہت ممکن ہے وہ گناہوں سے باز آجائیں اور بعض کے دل نرم پڑ جائیں، اور غفلت کی چادر اتار پھینکیں، اور گھبراہٹ (کا دن آنے) سے پہلے اس مہلت کو غنیمت جانیں،،

قیامت سے پہلے یہ نشانیاں اسی حکمتِ ربّانی کے تحت کثرت سے ظاہر ہوں گی تاکہ لوگ ہوشیار ہوجائیں، اور اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچانے کی فکر کرلیں، امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ,,الحِكمة في تقديم الأشراط إيقاظ الغافلين وحثّهم على التّوبة والاستعداد/فتح الباري: ۱۱/۳۵۰) ”قیامت سے پہلے نشانیوں کے ظاہر ہونے میں یہ حکمت ہے کہ غفلت میں پڑے ہوئے لوگ بیدار ہوں اور انہیں توبہ واستغفار اور آخرت کی تیاری پر ابھارا جائے،، ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ پیارے رسول ﷺ نے قیامت سے پہلے واقع ہونے والے جس طرح کے فتنوں سے اپنی امت کو آگاہ کیا ہے، وہ ضرور آکر رہیں گی، جس کا مقصد یہی ہے کہ لوگ ضلالت وگمراہی سے اپنے آپ کو بچاسکیں، اور انسان اس وقت تک آزمائش اور فتنوں سے اپنے آپ کو نہیں بچاسکتا جب تک کہ اس شرو فساد اور گمراہی کا صحیح علم حاصل نہ کرے ، اسی لئے بعض فتنوں کے ظہور کی پیشین گوئی کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ بیان فرمایا کہ یہ فتنے اس وقت اچانک ظاہر ہوں گے جب لوگ اسے بھلا کر غافل ہوچکے ہوں گے، اس لئے انسان کو خیر وبھلائی کے ساتھ ساتھ برائی اور فتنوں کا بھی علم ہونا چاہیے، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ,,كان الناسُ يسألُونَ رسولَ الله ﷺ عنِ الخير وكنتُ أسألُهُ عنِ الشَّرِ مَخافَةَ أنْ يُدرِكَني ,,/ صحيح بخاري: كتاب الفتن: حديث: ۷۰۸۴) لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں برائی اور شر کے بارے میں سوال کرتا تھا، اس ڈر سے کہ کہیں میں اس کا شکار نہ ہوجاؤں،،

علامات قیامت پر ایمان لانے کے ثمرات:

نبی کریم ﷺ نے قرب قیامت بہت ساری نشانیوں کی پیشین گوئی فرمائی ہے جن کا تعلق غیبی امور سے ہے، اور ان علامتوں کا ظاہر ہونا نبوت کے دلائل ومعجزات سے ہے جس کی اصل بنیاد وحی الہی پر ہے عقل سے اس کی معرفت حاصل نہیں کی جاسکتی ہے، لہذا جب کوئی نبوی پیشین گوئی یا بیان کردہ علامت ظاہر ہوتی ہے تو ایک مسلمان کا ایمان ویقین اللہ تعالی کی ذات پر، نبی کریم ﷺ کی رسالت اور سچے نبی ہونے پر، آخرت کے دن اور اس کی تفصیلات پر مزید پختہ ہوجاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: ”اور ایمانداروں نے جب (کفار کے) لشکر کو دیکھا تو (بے ساختہ) کہہ اٹھے کہ انہی کا وعدہ ہمیں اللہ نے اور اس کے رسول نے دیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ،اور اس چیز نے ان کے ایمان میں اور اطاعت وفرمانبرداری میں اور اضافہ کردیا، (الاحزاب: ۲۲) اس دور میں واقعات اور پیشینگوئیوں کا ہمارے ایمان کے مطابق ظاہر ہونا اور مستقبل کا وعدہ پورا ہونا اہل ایمان کی ثبات قدمی، ایمان ویقین میں زیادتی اور اطمنان قلب کا ذریعہ ہے،

علامات قیامت پر ایمان لانے کا ثمرہ یہ بھی ہے کہ بندہ مومن اللہ تعالی کی طرف توبہ وانابت میں جلدی کرتا ہے، کیونکہ قیامت اچانک قائم ہوگی، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ,,لاَ تأْتِيكُمْ إلاَّ بَغْتَةً (الاعراف: ۱۸۷) ”وہ تم پر بالکل اچانک آپڑے گی،، دوسری جگہ فرمایا: ”اور آپ کو کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو، اُس کی جلدی اُنہیں پڑی ہے جو اُسے نہیں مانتے اور جو اس پر یقین رکھتے ہیں وہ تو اس سے ڈر رہے ہیں، اُنہیں اس کے حق ہونے کا پورا علم ہے، (الشوری: ۱۷-۱۸)

علامات قیامت پر ایمان کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آدمی اعمال صالحہ اور نیکیوں کی طرف بڑھتا ہے، آزمائش اور فتنوں سے نجات کے لئے اسباب کو اختیار کرتا ہے، مَعْقِل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قتل وخونریزی کے زمانے میں عبادت کی پابندی واہتمام کرنا میری طرف ہجرت کرنے جیسا ہے،،

(صحیح مسلم : کتاب الفتن : رقم:۲۹۴۸) دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:''چھ چیزوں کے ظاہر ہونے سے پہلے نیکیوں کی طرف سبقت کرو، (پھر آپ ﷺ نے قیامت کی بڑی نشانیوں کا ذکر فرمایا، مثلا: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دھواں کا ظاہر ہونا، دجال کا خروج وغیرہ،، صاحب ''مرقاۃ،، نے قاضی عیاض رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے:''أمرهم أن يبادروا بالاعمال قبل نزول هذه الآيات، فانها إذا نزلت أدهشت واشغلت عن الأعمال، أو سد عليهم باب التوبة وقبول العمل،، (مرقاۃ المفاتیح: ۱۰/۱۰۵)''اس میں علامات کے ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کی طرف سبقت کا حکم ہے، اس لئے کہ جب یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی تو لوگوں کو خوف وحراس میں مبتلا کردیں گی اور اعمال سے غافل کردیں گی، یا ان پر توبہ اور اعمال کی قبولیت کا دروازہ بند ہوجائے گا،، انسان کو قیامت آنے سے پہلے ہر طرح کی نیکیوں اور بھلائیوں پر ابھارا گیا ہے، ہر شخص جانتا ہے کہ اس کی آنکھ بند ہوتے ہی اعمال کا سلسلہ ختم اور دنیا سے رشتہ منقطع ہوجاتا ہے، اور قیامت کے مراحل شروع ہوجاتے ہیں،

نبی کریم ﷺ کی احادیث اور پیشین گوئیوں پر ایمان واجب ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اُس وقت تک میں لوگوں سے قتال کرو جب تک کہ یہ ''لا الہ الا اللہ،، کی شہادت نہ دے دیں، اور مجھ پر اور میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان نہ لے آئیں، پس جب یہ لوگ ایسا کریں تو انہوں نے اپنی جان ومال کو مجھ سے محفوظ کرلیا سوائے اس کے حق کے اور ان کا حساب اللہ تعالی پر ہے،، (صحیح مسلم : کتاب الایمان : رقم الحدیث: ۲۱) معلوم ہوا آپ ﷺ نے قیامت تک جن جن چیزوں کے بارے میں خبر دی ہے اس کی تصدیق کرنا اور اس پر ایمان لانا واجب ہے، امام شافعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:,,إذا حدَّثَ الثقه عن الثِّقه حتى ينتهي إلى رسول اللهِ ﷺ فهو ثابت عن رسول الله ﷺ ولا نترك لرسول الله ﷺ حديثا أبدا إلا حديثا وجد عن رسول الله ﷺ حديث يخالفه،، (الام : ۸/۵۱۳)''جب کوئی حدیث ایک ثقہ راوی دوسرے ثقہ راوی سے نبی ﷺ تک بیان کرے، تو وہ حدیث

Smile Print, Chembur 9819889864

رسول اللہ ﷺ سے ثابت مانی جائے گی، کوئی بھی حدیث رسول ﷺ اس وقت تک ترک نہیں کی جائے گی جب تک کہ کوئی حدیث اس کے خلاف نہ ہو،، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:'' اور رسول جو تمہیں دیں لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز آجاؤ، / الحشر:۷) آیت کریمہ کا عموم ہر اس بات اور واقعہ کو شامل ہے جس کی خبر نبی ﷺ نے دی ہے،،

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:''نبی کریم ﷺ نے جو کچھ خبر دی ہے اور وہ ہم تک صحیح سند سے منقول ہے تو اس پر ایمان لانا واجب ہے، ہم نے اسے دیکھا ہو یا وہ ہم سے غائب ہو، ہمیں جان لینا چاہیے کہ وہ برحق اور سچی خبر ہے چاہے ہم ان باتوں کو سمجھ سکیں یا اس کے سمجھنے سے جاہل رہ جائیں، جیسے: اسراء ومعراج کی حدیثیں جن کا تعلق بیداری کی حالت سے ہے نہ کی خواب سے، ....، اور ایسے ہی قیامت کی نشانیا مثلا: دجال کا خروج، عیسی بن مریم کا نزول پھر دجال کا قتل کرنا، اور یاجوج وماجوج کا خروج، چوپائے کا خروج، اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور اس جیسی جو چیزیں صحیح سند سے ثابت ہیں،، / لمعة الاعتقاد ص: ۲۰-۲۱) یہی نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان اور شہادت کا حق ہے، کیونکہ آپ کی ہر بات وحی ہوا کرتی ہے:''قولہ تعالی: آپ ﷺ اپنی خواہشات سے نہیں بولتے جو کچھ کہتے ہیں وہ وحی الہی ہوتی ہے، (النجم:۳-۴)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:,, السُنَّة إذا ثبتَتْ فانَّ المسلِمينَ كلهم متفقون على وجوب إتباعها، (مجموع الفتاوى : ۱۹/۸۵),,سنتِ رسول ﷺ (جب صحیح سند سے) ثابت ہو تو اس کی اتباع وپیروی کے واجب ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے،، شریعت اسلامیہ ایک بڑا حصہ غیبی امور پر مشتمل ہے جن کی تصدیق کرنا اور بن دیکھے ایمان لانا ہی اللہ اور اس کے رسول کو مطلوب ہے، ان شاء اللہ علامات قیامت کا یہ سلسلہ کئی قسطوں پر محیط ہے، اللہ تعالی ہمیں حق وباطل کو سمجھنے اور پختہ علم حاصل کرنے کی توفیق بخشے، آمین۔

ناشر:
البر فاؤنڈیشن
۸۱/۸۲، کوٹ والا ہاؤس، ڈاکٹر ماسکرانہاس روڈ،
سیتا پھل واڑی، مجگاؤں، ممبئی ۴۰۰۰۱۰۔
موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229
ای میل: albirr.foundation@gmail.com ویب سائٹ: www.albirr.in